تفسیر قران ۱۶ ۲۳ فروری

عبادت کا معنیٰ ا: (عبادت کرنا کسی کی) کے ذیل میں:

تیسرا رد: خدا بندوں کے اتنا نزدیک ہے کہ اسے واسطے کی ضرورت نہیں ہے

(مجادلہ:۷)

... مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

'جب بھی ۳ لوگوں سرگوشی کر رہے ہیں تو چوتھی ذات خدا کی ہے ےا اگر ۵ لوگ ہیں تو چھٹی خدا کی ذات ہے، اس سے کم ہو یا اس سے زیادہ خدا ان کے ساتھ ہے، جہاں بھی ہوں خدا کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے'

آل عمران ۴۰

...كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

'خدا جیسا چاہتا ہے وہ کر سکتا ہے'

۔کہ واسطوں کی ضرورت جب ہوتی ہے جب خدا کے لئے رکاوٹ ہوتی بندوں سے تعلق میں۔

مائدہ ۸

'جو چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ حکم کرتا ہے'

عبادت کا دوسرا معنیٰ: اطاعت

خدا کی اطاعط واجب ہے:

واجب کے اقسام:

ا) عقلی واجب: خود ہماری عقل اسے درک کرنے کے لئے کافی ہے جسے۔

۲) شرعی واجب: بذات خود عقل درک نہیں کر سکتی چیز کو أجب تک شارع آ کر اسے واجب نہیں بناتا۔

ا۔۔ کی اطاعت عقلی واجب۔

معصومین کی اطاعت واجب عقلی نہیں بلکہ خدا کے واجب بنانے کی وجہ سے ہے

کیسے خدا کی اطاعت واجبَ عقلی ہے:

وہ ہمارا خالق اور مالک ہے۔ ہم اس کے بندے ، اس کی ملکیت میں ہیں۔

عقل کہتی: وہ حکم کرے: تو عبودیت ، مولویت کا تقاضہ ہے کہ اطاعت کی جائے۔

(ملاحظہ: مولویت: اللہ کے angle سے جبکہ عبودیت ہمارے سے ہے۔)

جیسے ہم اشیاء کے مالک ہیں اپنے، پس ہمارے کنٹرال میں ہیں ۔(البتہ ملکیت اعتباری ہے یہ۔جبکہ خدا مالک حقیقی ہے)

قران میں اس کی طرف اشارہ:

’جو اطاعت کرے گا: ثواب ، جو معصیت: عذاب‘

اطاعت بالذات: صرف خدا سے مخصوص ہے۔

غیر خدا کی اطاعت: ۳ قسمیں

۱) غیر خدا کی اطاعت لیکن حکم خدا سے:

جیسے آل محمد (ص) کی اطاعت:

در حقیقت یہ بھی خدا کی ہی اطاعت ہے لیکن واجب شرعی ہے:

نسآء: ۸۰ :

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

'جو رسول کی اطاعت کرتا ہے گویا خدا کی اطاعت کرتا ہے'

۶۴: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّهِ

'اور ہم نے رسولوں کو نہیں بھیجا مگر تاکہ ان کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے'

در حقیقت اللہ کی اطاعت ہے کوینکہ اس کے اذن سے ہے

بلکہ ایک ساتھ قرار دیا خدا نے اپنی اطاعت کے:

احزاب:۷۱

وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

'اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ فوز عظیم پر فائز ہوگا'

نسا ۵۹

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ

'اے ایمان لانے والوں اللہ ،رسول، اولی الامر کی اطاعت کرو'

البتہ یہ متعدد خداوں کو ماننے کی طرح نہیں ہے۔ وہ parallel مانتے ہیں

بلکہ length-wise ہے۔ کہ خدا نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

۲) حرام اطاعت: جس سے خدا نے منع کیا ہے۔

جیسے شیطان:

یسٓ: 'شیطان کی عبادت سے نہی'

جیسے منافق:

(احزاب:۱) 'ای نبی اللہ سے ڈرو اورکافر ا منافقین کی اطاعت نہ کرو'

ملاحظہ: قران کا ایک انداز: مخاطب ہے رسول سے جبکہ بات پہچانا چاہتا ہے امّت تک۔

یہ بھی اسی طرح ہے۔ خدا کہ نمائندہ کے لئے یہ تصوّر نہیں ہو سکتا ہے

ملاحظہ: کافر کے لئے کام کرنے میں اس کی اطاعت مثلاً کوئی پراجکٹ۔ حرام نہیں۔ **یہاں مراد اطاعت اللہ کی نا فرمانی میں ہے۔**

اعتراض: کوئی قید نہیں

جواب: واضح ہے، مسلمات سے ہے۔ امام علیؑ باغ یہودی میں کام کیا کرتے تھے

۳) امر خدا کی مخالفت یا گناہ کے بارے میں اطاعت نہیں ہے۔ جائز اطاعت ۔

عبادت کا تیسرا معنیٰ: خضوع اور خشوع

مثال:

مومنون: ۴۷

فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ

حضرت موسی اور ہارون کا زمانہ: فرعونیوں نے کہا: 'ہم ایمان لے کر آئیں ان ۲ پر جو ہماری طرح ہیں اور ان کی قوم ہمارے سامنے خاضع ہیں'

ملاحظہ: دوسرے معنیٰ کا احتمال:: اطاعت والے معنیٰ کا بھی احتمال ہے

(تاریخ کے مطالعہ سے حقیقت پتہ چلے گی)

لیکن پہلا معنیٰ ممکن نہیں، کیونکہ اگر فرعون کی اطاعت ہوتی بھی تھی تو پوری قوم کی نہیں ہوتی تھی جبکہ یہاں قوم نے کہیا

خودِ عبادت کی حقیقت یا اصل :

اپنے رب کے سامنے خاضع ہو جانا ۔ سر کو جھکانا

خودِ خضوع کیا ہے:

اپنے آپ کو مد مقابل کے سامنے پست قرار دینا اور اس کو خود سے بلند قرار دینا

ابتدائی تور پرعقلا یہ ذات خدا سے مخصوص ہے:

کیونکہ خدا ہر اعتبار سے تمام مخلوقات سے بڑھ کر ہے ۔ پس ہر چیز اس کے سامنے خاضع ہے

قران: ہر چیز خدا کو سجدہ کرنے والی ہے: سجدہ: کمال خضوع کی علامت

خضوع کی اقسام:

ا) کسی کے سامنے تذلّل، یا پستی یا حقیر قرار دینا خود کو لیکن اس کو خدا کی طرف نسبت نہ دے۔

یعنی خدا کا مخصوص بندہ ہونے کے عنوان سے نہیں۔ بلکہ انکساری یا جھکنے کے عنوان سے فقط

جیسے بیٹے کا باپ کے سامنے خاضع ہونا۔ یا استاد کے سامنے کاضع ہونا

یہ جائز ہے ۔ نہ عبادت ہے نہ شرک۔ بلکہ آغا خوئی : اس میں تھوڑا بھی شرک کا شائبہ نہیں

کیسے شرک کا شائبہ ہو سکتا ہے خاضع ہونے میں جبکہ خدا خو د اس کا حکم دیتا ہے

بنی اسرائیل ۲۴:

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

'ماں باپ کے سمانے اپنے کاندھوں کو جھکا دو ذلت کے عنوان سے اور رحمت کے ساتھ'

اور اس سے پہلے آیت میں کہ رہا ہے کی عبادت صرف اس کی ہو سکتی ہے۔

بنی اسرائل ۲۳:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

’خدا نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو‘

نتیجہ: خضوع کسی کے سمانے عبادت نہیں ہے۔ پس شرک بھی نہیں ہے۔

خلاصہ: کسی مخلوق کے سامنے خاضع ہونا لیکن خدا کی طرف اسے نسبت نہ دے بلکہ فطرت کے تحت

نقطہ: ماں باپ کے علاوہ سے بھی خاضع ہونے کا جائز ہونا: مسلمات میں سے ہے

نقطہ: ماں باپ کے لئے تو آیت ہے خصوصی طور پر۔

۲) خدا کے حکم کے مطابق خدا کی مخلوق (خدا سے منسوب بندے) کے سامنے خاضع ہونا

مثال: معصومینؑ، حتّیٰ مومنین کے سامنے، یا عالم دین، یا متقی

۔آغا خوئی: ہر وہ چیز جو اللہ سے مخصوص ہو،اللہ کی یاد دلائے : مثال: مسجد، قران، شعائر الٰہی کا بوسہ وغیرہ

۳) مخلوق کے سمانے خاضع۔اور اسے اللہ کی طرف نسبت دینا

مثال: بتوں کے سامنے یا رئیسوں کے سمانے دوسرے مسلک والے

آگا خوئی: بدعت یا تشریع ہے ی:

بدعت یا تشریع: ادخال شيء في الدين مالم يكن منه

کوئی چیز کو دین میں داخل کرنا (یا شرعی حیثیت دینا) جبکہ وہ دین میں نہ ہو (ثابت)

آغا خوئی: ادلّۃ الاربع کے مطابق حرام ہے: یعنی عقل، سنتحدیث قران، اجماع سب حرام قرار دیں جسے

حرام ہے، کیونکہ جھوٹ ہے۔

کہف:۱۵

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

'کون اس سے زیادہ ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے'

شبہہ:

باقی ادیان والوں کا خضوع : اگر بعنوان بادشاہ ہے: قسم۱ میں داخل ہے

اگر بعنوان خدا ہے: تو خضوع نہیں بلکہ عبادت کے معنوں میں ہے۔